بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ
روزنامہ
الفضل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۲ ہفتہ ۵ شوال ۱۴۰۳ھ ۱۶ وفا ۱۳۶۲ ہش ۱۶ جولائی ۱۹۸۳ء نمبر ۱۶۰
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں عید الفطر عبادت اور خدمتِ خلق کے اسلامی جذبے سے منائی گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے مسجد اقصیٰ میں نمازِ عید پڑھائی اور پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ کے علاوہ دور و نزدیک سے آئے ہوئے احباب و خواتین کی بڑی تعداد میں شرکت

ربوہ ۱۲ وفا/جولائی۔ مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ میں عید الفطر کی بابرکت اور مقدس تقریب امسال اہلِ ربوہ نے عبادات اور خدمتِ خلق کے ایک نئے ذوق و شوق اور روحانی لطف و انبساط کے ساتھ منائی۔ نمازِ عید سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی جسمیں بہت بڑی تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی ربوہ کے علاوہ اطراف کے علاقوں سے بھی بڑی تعداد میں احباب و خواتین نمازِ عید اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیچھے پڑھنے اور حضور کا روحوں پر وجد طاری کر دینے والا خطبہ سننے کیلئے آئے ہوئے تھے۔ مسجد اقصیٰ کے سامنے کا وسیع جلسہ سالانہ کا میدان بڑکوں، بسوں، کاروں، سوزوکی ویگنوں وغیرہ سے بھرا ہوا تھا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز عید الفطر پڑھانے ۸ بجکر ۲۵ منٹ کے لگ بھگ تشریف لائے حضور نے تشریف لاتے ہی نماز باجماعت پڑھائی اور ۸ بجکر ۵۵ منٹ پر خطبہ کا آغاز فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ میں فرمایا کہ بعض نوجوان ہماری عید کے بوریت کے ساتھ گذرنے کا ذکر کرتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے ان کو حقیقی اسلامی عید کے صحیح مقصد کا علم نہیں ہوتا۔ حقیقی اسلامی عید کے مقاصد دو ہیں۔ یہ دو مقاصد وہ ہیں جو رمضان المبارک کے دو اسباق سے مستنبط ہیں اور اس عید کی بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ مقاصد یہ ہیں

۱۔ عبادت الٰہی

۲۔ بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی، پیار خدمت خلق کے ذریعے ان کے دُکھ سُکھ میں شامل ہونا۔

حضور نے فرمایا اس لئے اوّل نمبر پر آج کے دن زیادہ عبادتیں کریں۔ زیادہ مسجدوں کو آباد کریں زیادہ دعائیں کریں۔ جو قومیں ایسی عید کی توقع کرتی ہیں جسمیں عبادت کو بالکل فراموش کر دیا جائے ان کو عید کا کوئی مزہ نہیں آسکتا۔

حضور نے فرمایا اس عید کا دوسرا مقصد خدمت خلق ہے۔ اگر اس عید میں غریبوں کے دکھ میں شامل ہونے کی بات نہیں کی جاتی تو اس عید کے مقصد سے ہٹ کر کرنیوالی بات ہے حضور نے احباب جماعت کو یہ نہایت درجہ ایمان افروز تحریک فرمائی کہ آج کے دن ایسے احباب جنکو اللہ نے مالی آسودگی اور فراغت عطا کی ہے وہ اپنے غریب بھائیوں کے گھر جائیں۔ ان کو عید مبارک دیں۔ تحفے دیں پھل مٹھائی وغیرہ لیکر جائیں۔ حضور نے اس کیلئے منظم طریق یہ بیان فرمایا کہ ہر محلے کے ایسے صاحب حیثیت امراء اپنے صدر محلہ کے پاس جائیں اور ان سے ایسے گھروں کا پتہ کریں جو غریب اور نادار ہیں پھر انکے گھر جائیں۔

حضور نے فرمایا جب احباب کرام اس پر عمل پیرا ہوں گے تو میں یقین دلاتا ہوں کہ ساری زندگی کی لذتیں اس کے مقابلے میں حقیر ہوں گی اور یہ وہ عید ہوگی جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عید ہوگی یہ وہ عید ہوگی جو خدا تعالیٰ نے چاہی مگر بعد میں آنیوالوں نے جس کے رنگ بگاڑ دیئے حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت فرمائی کہ یہ حقیقی اسلامی عید صرف ربوہ میں ہی نہ منائی جائے بلکہ ٹیلی فون کے ذریعے فوری طور پر اندرونِ ملک سب جماعتوں کو اطلاع دی جائے اور ملک بھر کے احمدی ایسے مستحق لوگوں کے گھروں میں بھی عید کے تحفے لیکر جائیں جنہوں نے ۱۹۵۳ء میں یا ۱۹۷۴ء میں اپنی نادانی سے ان پر ظلم کیا ہو۔ ان کے پاس جاکر یہ کہیں ہم تم سے ہرگز کسی شکریہ کا تقاضا نہیں کرتے کیونکہ ہم صرف حقیقی اسلامی عید منانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا یہ تحریک بیرونی ممالک کے لئے بھی ہے۔ جہاں پر غربت نہیں ہے وہاں کے احمدی بیماروں سے مل کر اس سنت کو پورا کریں

ساڑھے نو بجے کے لگ بھگ حضور نے دعا کروائی اور عید مبارک اور السلام علیکم کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

مسجد مبارک ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کا اختتامی درس القرآن

نہایت رقت بھری پُر سوز دعا میں کثیر تعداد میں احباب و خواتین کی شرکت

ربوہ ۱۱ وفا/جولائی: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۹ رمضان المبارک کو مسجد مبارک میں درس القرآن کے اختتام پر آخری تین سورتوں کا درس ارشاد فرمایا۔ اور پر سوز رقت بھری اختتامی دعا کروائی جسمیں اہل ربوہ کے علاوہ قرب و جوار کے احمدی احباب بھی بہت بڑی تعداد میں شامل ہوئے رمضان المبارک میں سلسلہ وار درس القرآن کے آخری درس دینے والے محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تھے جنہوں نے پونے چھ بجے تک آخری تین سورتوں کے سوا آخری پارے کا درس دیا۔ پونے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تشریف لائے اور افطار سے ۱۰ منٹ قبل تک درس ارشاد فرمایا اور دعا کروائی۔

حضور ایدہ اللہ نے آخری تین سورتوں کی تفسیر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کے شروع کی سورۃ سورۂ فاتحہ قرآن کریم کا خلاصہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

اخبارِ احمدیہ

۔ ربوہ ۱۴ وفا (جولائی) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے:

طبیعت ابھی ٹھیک نہیں ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور آپکا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر سلامت رہے آمین

۔ میرے والد محترم چوہدری سلطان احمد صاحب گجراتی محلہ دارالرحمت وسطی جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے ایام سے مختلف عوارض سے صاحب فراش ہیں اس دوران دو تین دفعہ تو حالت نہایت ہی نازک اور تشویشناک ہوگئی مگر اللہ نے رحم فرمایا۔ آجکل ان کی طبیعت پھر زیادہ ناساز ہے اور مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر فیصل آباد کے زیر علاج ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اشرف ناصر شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

۔ میرا خالہ زاد بھائی عزیزم زبیر احمد سعید حال مانٹریال کینیڈا (ابن لیفٹننٹ کرنل ریٹائرڈ محمد سعید) عرصہ نو سال سے دائیں ہاتھ اور دائیں بازو سے معذور ہے۔ حال ہی میں عزیز کا علاج بذریعہ آکوپنکچر اور فزیوتھراپی شروع ہوگیا ہے۔ عزیز کی مکمل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(صادقہ فرحت بنت محترم حافظ قدرت اللہ صاحب
دارالرحمت وسطی ربوہ)

سیرت حضرت سیدہ اُمّ طاہر صاحبہ رضی اللہ عنہا

سیرۃ و سوانح ہذا تیسری دفعہ شائع کرنے کے موقع پر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا نہایت انمول مضمون حاصل ہوا ہے۔ بعض اور تاثرات بھی ملے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی جو احباب قابل ذکر مفید تاثرات تحریر فرما سکیں براہ کرم جلد ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں

(مؤلف اصحاب احمد
معرفت نظارت خدمت درویشاں)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۲ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

بچپن کی عمر سے ہی اپنے رب سے پیار کرنا چاہیئے اور ذاتی تعلق قائم کر لینا چاہیئے

بچپن سے پاک زبان اختیار کرنے والے اور اپنے دل کو سچائی کے نور سے بھر لینے والے باوقار بچے بن جائیں!

اس طرح جب مجاہدین اسلام کی عظیم الشان نسل تیار ہوگی تو وہ ان شاء اللہ ساری دنیا کی تقدیر کو بدل کر رکھ دے گی:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو جو خطاب فرمایا تھا اس کا خلاصہ الفضل ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ اس خطاب کا مکمل متن براہ راست ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کے شمارہ جنوری ۱۹۸۳ء میں شائع ہوا تھا۔ ریکارڈ میں لانے کے لئے مذکورہ رسالے کے حوالے سے اس خطاب کا مکمل متن الفضل میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"الحمد للہ وبفضلہ تعالیٰ احمدی بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد آج اجتماع میں شرکت کے لئے حاضر ہے۔ بیرونی مجالس سے بھی اور ربوہ سے بھی بفضلہ تعالیٰ بکثرت بچے اس اجلاس میں شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ آنے والوں کو جس خیر و خوبی سے لایا اسی طرح اپنی حفاظت میں خیر و خوبی اور برکت سے واپس لے کے جائے اور اپنے فضل سے ان چھوٹے چھوٹے معصوم دلوں کو اپنے لئے خالص کر لے۔ اور اپنے لئے پاک کر لے اور اپنا غلام بنا لے۔ اپنی ایسی محبت اسی عمر میں ان کے دل میں ڈال دے کہ پھر وہ محبت کبھی ان کو نہ چھوڑے۔ اور وہ کبھی اس محبت کو نہ چھوڑیں۔

خدا کی محبت

ایک ایسا پاکیزہ جذبہ ہے۔ ایک ایسا باوفا جذبہ ہے جو دل میں ایک دفعہ داخل ہو جائے۔ تو بڑھتا تو رہتا ہے۔ چھوڑتا کبھی نہیں اور اس کے لئے بہت ہی اچھی عمر، بہت ہی صحیح عمر، بچپن کی عمر ہے۔ جن دلوں میں بچپن میں اللہ تعالیٰ کی محبت داخل ہو جائے وہ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں۔ کیونکہ پھر ساری زندگی یہ محبت وفا کرتی ہے۔ انسان کسی حالت میں بھی چلا جائے۔ وہ اس محبت سے خالی نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے یہی وہ عمر ہے جس میں آپ کو اپنے رب سے پیار کرنا چاہیئے۔ اپنے رب سے محبت کے آداب سیکھنے چاہئیں اور ذاتی تعلق قائم کر لینا چاہیئے یہاں تک کہ ہر بچہ کے دل میں یہ یقین پیدا ہو جائے کہ میرا خدا میرا ہے اور میرے ماں باپ کا بھی واسطہ بیچ میں نہیں۔ میں براہ راست اپنے اللہ سے محبت رکھتا ہوں۔ اس سے ذاتی تعلق رکھتا ہوں۔

اس کا طریق یہ ہے کہ خدا سے دعائیں کریں۔ بچپن ہی میں

اپنے رب سے مانگنا سیکھیں

جس طرح ماں سے بچہ مانگتا ہے اور ماں عطا کرتی ہے تو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ بچہ کی محبت کا آغاز اسی طرح ہوتا ہے کہ جب ماں اس پر رحم کرتی ہے۔ اس کی باتیں مانتی ہے تو اس سے محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ماں کی محبت اس طرح بڑھتی ہے کہ اگر وہ نہ دے اور بچہ پھر بھی خوش رہے اور راضی رہے اور اس کے چہرہ پر کوئی غصہ نہ آئے۔ کوئی نفرت پیدا نہ ہو۔ کوئی انتقام کے آثار آنکھوں میں نہ آئیں (ایسے بھی بدقسمت بچے ہوتے ہیں جو اس طرح ماں سے سلوک کرتے ہیں) تو ایسا بچہ جو ماں کے نہ دینے پر بھی راضی ہو جائے اس سے مائیں بے اختیار محبت کرنے لگ جاتی ہیں۔

پس دوطرفہ محبت کے سلسلے ہیں۔ یک طرفہ نہیں۔ آپ

اپنے رب سے اس طرح محبت کرنا سیکھیں

کہ جب اس سے مانگیں اور وہ عطا فرما دے تو اس وقت بھی اس کے حضور جھک جایا کریں اور بچھ جایا کریں۔ جب مانگیں اور نہ عطا کرے تو اس لئے خوش ہوا کریں کہ اس کے نتیجہ میں خدا اور بھی آپ سے محبت کرے گا۔ اور تب بھی اس کا شکر ادا کیا کریں۔ تب بھی اس سے راضی رہا کریں۔ تاکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار آپ سے بڑھے۔

غرض دوطرفہ سلسلے ہوتے ہیں محبت کے۔ اور یہ دونوں طرح بڑھنے چاہئیں۔ اس لئے خدا کبھی عطا کر دیتا ہے۔ کبھی نہیں بھی عطا کرتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ مجھ سے پھر کیا سلوک کرتا ہے۔ وفا کے نتیجہ میں محبت بڑھتی ہے۔ بے وفائی سے محبت کو نقصان پہنچتا ہے وفا ہے جو سیکھنی چاہیئے۔ یعنی ہر حال میں اپنے رب سے راضی رہنا۔ وہ محبت کا اظہار کرے تب بھی راضی رہیں۔ اگر وہ کسی بچہ سے خدانخواستہ ناراضگی یا بے اعتنائی کا سلوک فرمائے اور بچہ محسوس کرے کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہو رہیں اس پر بھی وہ راضی رہنا سیکھے اور نظریں جھکائے رکھے اور دل میں اپنے رب کریم کے لئے ادب پیدا کرے۔

یہ ہے آپ کی محبت کا آغاز

پھر جب آپ بڑے ہوں گے تو یہ سلسلے پھیلنے شروع ہو جائیں گے۔ پھر ایک ایسی کیفیت بھی آسکتی ہے کہ جس طرح مختلف دریا پہلے آہستہ آہستہ معمولی حالت میں چلتے ہیں اور پھیلتے ہوئے سمندر میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر ان کا دوسرا کنارہ نظر نہیں آتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی محبت جو ایک چھوٹے سے چشمے کی طرح آپ کے دل سے پھوٹے گی۔ اگر آپ اس سے وفا کریں گے تو وہ بڑھنی شروع ہوگی۔ پھیلنی شروع ہوگی یہاں تک کہ آپ کی ساری زندگی پر محیط ہو جائے گی۔ آپ ایسے سمندر میں داخل ہو جائیں گے جس کا حقیقتاً کوئی کنارہ نہیں ہوگا۔

یہ چیز جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کامل رضا کے مضمون کو سمجھنے سے حاصل ہوتی ہے آپ کے لئے میں آپ کی زبان میں باتیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں۔ فی الحال ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس کے بعد دو تین اور چھوٹی چھوٹی باتیں آپ سے کروں گا۔

محمود اور ایاز کی کہانی

آپ نے سنی ہوگی۔ یہ کہانی بہت عام ہے اور بڑی مشہور ہے۔ محمود آقا تھا اور ایاز غلام تھا محمود بادشاہ تھا۔ ایاز اس کے دربار کا ایک نوکر۔ اور اتنی محبت تھی ایاز کو اپنے محمود سے اور محمود کو اپنے ایاز سے کہ وہ اس زمانہ میں بھی ضرب المثل بن گئی اور آج تک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرب المثل بنی چلی آرہی ہے۔ کہتے ہیں ہر محمود کا ایک ایاز ہوتا ہے۔ ہر ایاز کو ایک محمود ملتا ہے یعنی محمود اور ایاز کی محبت اور وفا کا قصہ ایک قوم میں محدود نہیں رہا۔ کئی قوموں میں پھیل چکا ہے۔

اس محبت کی حقیقت

کیا تھی؟ اس کا راز ایک چھوٹے سے واقعہ سے ہمیں سمجھ آجاتا ہے۔ تمام درباری جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، جانتے تھے کہ ہم سب سے زیادہ اس غلام زادہ سے ہمارا آقا محبت کرتا ہے وہ خود بڑے بڑے لیڈر۔ بڑے بڑے نواب اور بڑے بڑے سردار تھے۔ اور کئی شاہی خاندانوں سے بھی تعلق رکھتے تھے۔ ان کی نسلوں میں کئی پشتیں ایسی تھیں جو معززین کی پشتیں سمجھی جاتی تھیں۔ ان کے خون میں معزز خون شامل تھا۔ ان کی رگوں میں معزز خون دوڑ رہا تھا۔ اس شان کے وہ لوگ تھے۔ اگرچہ ان سے بھی حسنِ سلوک تھا۔ مگر جب محمود کی ایاز پر نظریں پڑتی تھیں تو محبت سے پگھل جایا کرتی تھیں۔ کیفیت ہی اور ہوتی تھی۔ وہ سمجھدار لوگ تھے۔ جانتے تھے کہ کیا قصہ ہے۔ وہ جلنے لگ جاتے تھے۔ کچھ پیش نہیں جاتی تھی۔ بڑی بڑی سکیمیں بناتے تھے۔ لیکن کوئی بس نہیں چلتا تھا۔ محمود کو بدظن کرنے کے لئے انہوں نے یہاں تک بھی کوششیں کیں کہ ایک دفعہ ایاز کے متعلق مشہور کر دیا کہ یہ رات کو چھپ کر کسی جگہ جاتا ہے۔ بادشاہ سے کہا آپ تو سمجھتے ہیں بڑا دیانت دار ہے مگر ہے اتنا بددیانت کہ ملک کی ساری دولت سمیٹ سمیٹ کر ایک جگہ چھپائے جا رہا ہے۔ اگر چھاپہ مار کر پتہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کی مدد کرتے ہیں۔ آپ کو ساتھ لے جائیں گے۔ یعنی

بغض تو ہر وقت سکیمیں سوچتا ہے

کہ کس طرح اس کو نیچا دکھاؤں۔ چنانچہ انہوں نے سکیم بنائی۔

ایاز واقعۃً چھپ کر کہیں جایا کرتا تھا۔ اور اس کمرے میں جہاں وہ جاتا تھا بڑے بھاری تالے پڑے ہوتے تھے کسی اور کی جرأت نہیں تھی۔ پہرے تھے۔ کوئی اور داخل نہیں ہو سکتا تھا۔ تو بادشاہ نے کہا کہ چلو میں چلتا ہوں۔ جو آزمائش چاہتے ہو میں اس میں اس کو ڈالنے کے لئے تیار ہوں۔ چنانچہ وہاں گئے۔ ایاز کو بھی ساتھ لیا۔ اس کو حکم دیا گیا کہ تالے کھولو۔ اس نے کوشش یہ کی کہ صرف بادشاہ اندر آئے باقی نہ آئیں۔ لیکن بادشاہ نے کہا۔ نہیں۔ ان کا الزام ہے مجھے ان کو دکھانا پڑے گا کہ کیا واقعہ ہے۔ چنانچہ جب تالے کھولے گئے تو اس کمرہ میں سوائے پھٹے پرانے کپڑوں کے کچھ بھی نہیں تھا۔ بوسیدہ کپڑے۔ پھٹی ہوئی ٹوپی۔ ایک پرانی جوتی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ سارے حیران رہ گئے کہ اس کو اتنے تالے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا مصیبت پڑی تھی کہ راتوں کو چھپ کر ان چیزوں کی زیارت کے لئے یہ آیا کرے تب بادشاہ نے کہا۔ میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں کہ اس کا راز بتاؤ۔ اس نے کہا۔ راز یہ ہے کہ آپ میرے بے حد مہربان آقا ہیں۔ آپ نے مجھ پر بے شمار احسانات کئے ہیں۔ میں ان احسانات میں کھو کر اپنی

پرانی حیثیت نہیں بھولنا چاہتا

تھا۔ میں ہمیشہ اپنے آپ کو یہ یاد کرانا چاہتا تھا کہ اے ایاز! تیرا ہی دو کوڑی مول ہی تو ہے۔ تو دربدر کی ٹھوکریں کھانے والا ایک عام آدمی ہی تو تھا۔ تیرے کپڑے پھٹے ہوئے تھے جوتے پھٹے ہوئے تھے۔ ٹوپی بوسیدہ تھی۔ کئی کئی وقت تجھے فاقے بھی کرنے پڑتے تھے۔ پس یاد کر اس آقا محمود کے احسان کو۔ اس نے تجھے کہاں سے اٹھایا اور کہاں پہنچا دیا۔ پس اس واقعہ کو بیان کر کے میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اللہ سے محبت کرنے کے لئے آپ کو ایاز والے کپڑے بھی رکھنے پڑیں گے۔ یہ یاد رکھنا پڑے گا کہ ہم کیا حقیر چیز ہیں۔ پھر بھی وہ خدا جو ساری کائنات کا مالک ہے ہم سے خود محبت کا سلوک فرماتا ہے۔

پس تم نے

اپنی اصلیت کو کبھی نہیں بھولنا

اور ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جب وہ انعام زیادہ کرے تو اور زیادہ جھکتے چلے جائیں اپنے رب کے حضور۔ اور سوچیں کہ ہم تو اس قابل بھی نہیں تھے۔ اگر یہ سیکھ لیں گے تو پھر احسان کا بدلہ شکر کے طور پر ادا کرنا بھی سیکھ جائیں گے۔ اگر یہ راز سمجھیں گے تو احسان کے احساس کو نقصان پہنچے گا اور آپ کے شکر کی طاقت کمزور پڑ جائے گی۔ اگر انسان سمجھنے لگ جائے کہ ہاں مجھ پر بڑا احسان ہے مگر میں اس لائق ہوں، یہ میرا حق ہے، تو اس کے نتیجہ میں نفس دھوکا کھا جاتا ہے اور انسان بڑائی میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شکر کا احساس کم ہو جاتا ہے۔

پس ایاز نے ہمیں یہ راز سکھایا کہ محبت اور وفا کا اولین تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی حیثیت کو کبھی نہ بھولے۔ تو جب آپ یہ سوچیں گے کہ ہم تو کوئی چیز ہی نہیں ہیں۔ اس ساری لامتناہی کائنات میں ہماری ایک ادنیٰ حیثیت ہے۔ ہمارے ملک ہی کا کوئی مقام نہیں تو ہمارا کیا ہونا ہے۔ دنیا کی بڑی طاقتوں کے مقابل پر ایک معمولی سا ملک ہے اور کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا اس کو کبھی دائیں سے اور کبھی بائیں سے مدد لینا پڑتی ہے۔ اس میں ایک چھوٹے سے قصبہ میں آپ ایک چھوٹے سے انسان ہیں۔ ایک چھوٹے سے باپ کے بیٹے ہیں۔ ایک چھوٹی سی ماں کے بیٹے ہیں۔ اور دنیا کے نقشہ پر آپ کی کوئی حیثیت ہی نہیں۔ لیکن آپ پر آسمان کا خدا رحم کر کے اتر رہا ہے۔ یہ ہے مقام جس پر انسان کی فطرت کو یہ گیت گانا چاہیئے کہ

کیڑی گھر نرائن آیا

ہمارا آسمانی آقا ہم پر نازل ہو رہا ہے۔ اس لئے جب وہ دعا قبول کرے تو اس کے حضور جھک جانا چاہیئے۔ نہ قبول کرے تو حق نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم حق دار کہاں کہ خدا ہم سے کلام کرے۔ ہم حقدار کہاں کہ وہ ہماری دعاؤں کو سنے۔ محض اس کا رحم اور کرم ہے کہ وہ ہماری دعاؤں کو سنتا اور قبول فرماتا ہے۔ تب آپ کے اندر سچی وفا پیدا ہوگی۔ تب آپ کے اندر سچی محبت پیدا ہوگی۔ تب خدا آپ کے دل میں اترے گا۔

یہ وہ جذبہ ہے جس کے نتیجہ میں ایک اور ایازی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس کو بھی میں ایاز ہی کی کہانی میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں تاکہ آپ بچے کہانیوں کی زبان میں اس کیفیت کو زیادہ آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں۔

وہ قصہ یہ ہے کہ

ایک دفعہ بادشاہ کے دربار میں

ایک بہت ہی شاندار گرما پیش کیا گیا۔ آپ جانتے ہیں گرما ایک پھل ہے اس کی قاشیں کاٹ کر کھایا جاتا ہے۔ بہت میٹھا ہوتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر خشک سالی ہو یا کوئی بیماری پڑ جائے تو بعض گرمے انتہائی کڑوے ہو جاتے ہیں۔ اتنے کہ بعض دفعہ ناقابلِ برداشت ہو جاتے ہیں۔ بہرحال گرما تھا۔ کسی نے بڑی محبت سے بادشاہ کو پیش کیا۔ اس نے قاش کاٹی اور پہلی قاش ایاز کو دے دی۔ ایاز نے اس مزہ مزہ سے وہ کھائی کہ درباری بھی بڑی بیقراری سے انتظار کرنے لگے کہ ہماری بھی باری آئے تو ہم بھی کھائیں۔ ان کے منہ میں بھی پانی آنے لگ گیا۔ بادشاہ بیٹھا دیکھتا رہا اور مزے اٹھاتا رہا ایاز کے لطف کے۔ اس کے بعد اس نے بڑے تحمل سے دوسری قاش کاٹی اور اپنے وزیر اعلیٰ کو دی۔ اس نے ایک لقمہ ہی کھایا تھا کہ وہیں تھوک دیا۔ اس سے برداشت نہیں ہوا۔ اس کے چہرے کا رنگ بگڑ گیا۔ اس قدر بری حالت ہوئی۔ بادشاہ نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ اس نے کہا بادشاہ سلامت! یہ اتنا کڑوا۔ اتنا بدمزہ ہے کہ گستاخی ہو گئی مجھ سے۔ یہ بھی نہیں ہو سکا کہ باہر جا کر تھوکوں۔ برداشت ہی نہیں ہو سکا ابھی منہ سے باہر نکل گیا۔ بادشاہ نے کہا اب سمجھے ہو

ایاز کس کو کہتے ہیں؟

ساری قاش اس نے کھائی ہے میری محبت میں۔ ایک ایک کڑوا گھونٹ بھرا ہے میرے پیار میں۔ یہ جانتا تھا کہ میں اس پر احسان کرتا ہوں۔ اس کو میٹھی چیزیں بھی ملتی ہیں تو کڑوی بھی اس نے اسی محبت سے قبول کر لی۔ اور ماتھے پر ذرا بل نہیں آیا۔ بلکہ یوں معلوم ہو رہا تھا کہ اتنی مزہ دار چیز اس کو عطا ہوئی ہے کہ اس سے زیادہ مزہ دار چیز دنیا میں ممکن ہی نہیں ہے۔

یہ فرق ہوا کرتا ہے ایک محبت کے عام دعویدار میں اور ایک حقیقی ایاز یعنی ایک سچے عاشق میں۔ اس لئے جب دعا کا مضمون آپ کو بتایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ بچوں پر بھی رحمت فرماتا ہے لیکن وہ مالک ہے جب چاہے عطا فرماتا ہے جب چاہے نہیں دیتا۔ کسی دوسری آزمائش میں مبتلا کرتا ہے زیادہ انعامات کی خاطر۔ یہ نکتہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ دوسری آزمائش محض دنیا کی کوئی آزمائش نہیں ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں انعام نازل ہوتے ہیں جس طرح ماں کی آزمائش کے نتیجہ میں انعام ملتے ہیں۔

میں نے بیان کیا تھا کہ جب ماں کوئی چیز نہیں دیتی اور بچہ ہنستا ہے۔ خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے اماں ٹھیک ہے جس طرح آپ کی مرضی اس طرح میں بھی راضی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں - تو ماں کا دل بے اختیار چاہتا ہے کہ میں سب کچھ اس پر نچھاور کر دوں - اسی طرح اللہ تعالیٰ کو جذبات میں انسان سے مشابہ نہیں لیکن اس کا سلوک وہی ہے کیونکہ اس نے اپنے سلوک کے مطابق فطرتیں عطا فرمائی ہیں - اس کے جذبات میں فانی انسانوں کی طرح ہیجان تو نہیں ہوتا لیکن اس کی صفات حسنہ اس طرح ہیں کہ اس نے تخلیق میں اپنی صفات کے رنگ رکھ دیئے ہیں - اور اس نے اپنی محبت کے بہت سے رنگ ماں میں رکھے ہیں - چنانچہ اس میں یہی حکمت ہے کہ جب خدا کسی بات پر بچہ سے ہاتھ روک لیتا ہے اور وہ سختی میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً پاس ہونے کی دعا کر رہا ہے - بہت لیٹ (LATE) اور گھبرا گھبرا کر کہتا ہے - اے اللہ! پڑھا تو میں نے نہیں پاس ضرور کر دے -

کبھی خدا فضل بھی کر دیتا ہے

معجزہ بھی دکھا دیتا ہے - کبھی نہیں بھی دکھاتا یہ بتانے کے لئے کہ دیکھو! تمہارا یہ فرض ہے کہ تم محنتیں کرو - میں اس طرح کے مسلمان بچے نہیں چاہتا کہ سارا سال سوئے رہیں اور بعد میں دعا کر کے پاس ہو جائیں - سارا سال کام کرو - پھر دعا کے کرشمے دیکھو کہ میں تمہاری محنت سے کتنا زیادہ پھل دیتا ہوں —— پس خدا یہ مضمون بھی سمجھانا چاہتا ہے اور کئی قسم کی وجوہات ہو سکتی ہیں - خدا کے لاتعداد راز ہیں ہمیں نہیں پتہ - مگر کئی دفعہ دعائیں نہیں سنتا - قبول نہیں ہوتیں - جو لوگ اس وقت راضی رہتے ہیں ان کو پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر نعمت ملتی ہے - یعنی دنیا کی نعمتیں قبولیت کے رنگ میں جو ملنی تھیں ان کے بدلہ میں اللہ کی محبت پہلے سے بڑھی ہوئی شکل میں مل جاتی ہے -

تو آج میں آپ کو یہ مضمون سکھانا چاہتا ہوں کہ آپ کی یہ عمر اپنے رب سے

محبت کرنے کی عمر

ہے اور ان عادات کے پیدا کرنے کی عمر ہے جن کے ساتھ اپنے رب سے پیار کیا جاتا ہے - پس اپنے رب سے پیار کرنا شروع کریں - پھر دیکھیں کہ مستقبل میں اہمیت کے لئے کس طرح اولیاء اللہ پیدا ہوں گے -

دوسری باتیں اس کے مقابل پر بظاہر بہت ادنیٰ اور بالکل چھوٹی چھوٹی ہیں لیکن میرے نزدیک بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں کیونکہ ان کا بھی درحقیقت اللہ کی محبت سے تعلق ہے - آپ نے عہد کیا ہے اور ہر دفعہ کرتے ہیں کہ میں کسی کو گالی نہیں دونگا اور دیتے ہیں - یہ کیسا عہد ہے - اور یہ عہد کرتے ہیں سچائی کے عہد کے بعد - اس سے پہلے ابھی یہ عہد کر چکے ہوتے ہیں کہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا - اور اچھا سچ بولتے ہیں کہ معاً بعد جو وعدہ کرتے ہیں اسی کو جھٹلا دیتے ہیں - یعنی نہ سچ بولنے والا وعدہ سچا اور نہ گالی نہ دینے والا وعدہ سچا - تو ایسے لوگوں سے تو پھر خدا محبت نہیں کرتا - اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے تو

کچھ بنیادی صفات

بھی ہونی چاہئیں - ان صفات میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی زبان کو پاک رکھیں - اپنے دل کو پاک رکھیں - مہمان نے آنا ہوتا ہے تو گھر والے صفائی کیا کرتے ہیں - بعض بڑے گندے گھر ہوا کرتے ہیں - ان کو بھی مائیں دھو لیتی ہیں - صاف کر لیتی ہیں کہ کوئی بو نہ آئے - معزز مہمان گھر میں آ رہا ہے - برات آتی ہے - تو دیکھیں کیسے گھر سج جاتے ہیں - تو کیا اللہ ہی وہ مہمان ہے جس کے لئے گھر کو گندا رکھا جائے اور پرواہ نہ کی جائے اور کہا جائے کہ پھر بھی تو داخل ہو - یہ ٹھیک ہے کہ ہم اس کی نعمتوں کا حق ادا نہیں کر سکتے - ہم پھر بھی گندے کے گندے ہی رہیں گے - لیکن خلوص نیت کے ساتھ اپنی زبان - اپنے دل کو پاک کرنے کی کوشش تو ضروری ہے - اسی زبان سے آپ ذکر الٰہی کریں گے - اسی زبان سے اللہ کا شکر ادا کریں گے - جو برتن کسی اچھے کام کے لئے استعمال کیا جائے اس کو گندے کام کے لئے تو استعمال نہیں کیا کرتے - کبھی کسی ناپاک برتن میں بھی کسی کو کھانا کھاتے دیکھا ہے؟ کتوں کے برتن الگ ہوتے ہیں - انسانوں کے برتن الگ ہوتے ہیں - گندگی کے لئے برتن الگ ہوتے ہیں - اچھے کاموں کے لئے برتن الگ ہوتے ہیں - تو جب ہر برتن ایک خاص مقصد کے لئے استعمال ہوتا ہے - تو زبان کا برتن بھی جس سے ذکر الٰہی ہونا چاہیئے اس کو صاف اور پاک رکھنا آپ کا فرض ہے - لیکن ایسی حیرت انگیز اور دکھ والی باتیں سامنے آتی ہیں کہ بعض دفعہ ربوہ کے محلوں میں بچے رستوں میں گالیاں دے رہے ہوتے ہیں اور غلیظ گالیاں دے رہے ہوتے ہیں - عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ اس سرزمین میں یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ

احمدی ماں کا بچہ

گالی دے - بعد میں پتہ چلتا ہے کہ مائیں خود بدزبان ہیں - دراصل زہر کا یہی وہ چشمہ ہے جو بچوں کی بدقسمتی سے پھوٹتا ہوتا ہے - ماؤں کو خدا نے رحمت کا چشمہ بنایا تھا لیکن بعض مائیں اپنی اولاد کے لئے زہر کا چشمہ بن جاتی ہیں - وہ دودھ پلانے کی بجائے بچوں کو کس پلاتی ہیں - اپنے بچوں کو سم یعنی زہر پلاتی ہیں - چنانچہ بیچارے ایسے ہی بچوں کی زبانیں خراب ہو جاتی ہیں -

میں آپ بچوں سے کہتا ہوں کہ

بھول جائیں ایسی ماؤں کو

ان سے رحمت تو وصول کریں اگر وہ ملتی ہے - لیکن روک دیں اس زہر کو جو وہ پلانا چاہتی ہیں - یہاں ہے مقابلہ وقت کا - اس معنے میں مقابلہ کہ اپنی ماؤں سے کہیں کہ آپ ہمارے سامنے گالی نہ دیں ہم آپ کے سامنے گالی نہیں دیں گے - ہم کہیں بھی گالی نہیں دیتے اس لئے آپ بھی اپنی زبان کو پاک کریں - نصیحت کا رخ آپ کی طرف سے ماؤں کی طرف چلنا چاہیئے - یہ بھی شکر کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے بچوں پر ماؤں کا اتنا احسان ہے کہ جب آپ ان کو نیک بات کہیں گے تو آپ ان کے احسان کا بدلہ ادا کر رہے ہوں گے -

پس ہرگز کسی کو گالی نہیں دینا -

زبان کو ہمیشہ پاک رکھنا ہے

جب بھی منہ پر گالی آئے، غصہ آئے تو تھوڑی دیر کے لئے رک جائیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب غصہ سے مغلوب ہونے لگیں تو بیٹھ جایا کریں - کھڑے ہونے کی حالت میں غصہ زیادہ تیزی دکھاتا ہے - تبھی بیٹھا ہوا آدمی ہو یا لیٹا ہوا ہو اسے غصہ آئے تو فوراً لپک کر کھڑا ہو جاتا ہے - تو غصہ کی حالت کا کھڑے ہونے سے ایک تعلق ہے - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ایسی حالت میں بیٹھ جایا کرو - پانی پی لیا کرو - کچھ تھوڑی دیر برداشت کرو - ایسی حالت میں سوچا کریں کہ ہم رک رہے ہیں - گالی دینے سے کیوں رک رہے ہیں - یہ سوچا کریں کہ ہمارے اللہ میاں نے حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو صاف اور پاک رکھو - گندے کلمے نہ بولو - اس لئے ہم اللہ کی خاطر یہ کر رہے ہیں - جب آپ خدا کا نام ذہن میں رکھ کر اس کی خاطر کوئی کام کریں گے - تو پھر اللہ تعالیٰ آپ پر بہت پیار کا اظہار فرمائے گا - اول تو خود آپ کی ذات میں آپ کو ایک بدلہ مل گیا - پاک زبان رکھنا اپنی ذات میں ایک نعمت ہے - اس کا کوئی اور انعام نہ ہو یہ خود انعام ہے - اس سے عظمت کردار عطا ہوتی ہے اور اگر اس کے بعد مفت میں کوئی اور بدلہ بھی مل رہا ہو تو پھر اور کیا چاہیئے - کہتے ہیں اندھا کیا چاہے دو آنکھیں - ایک آنکھ تو وہ مل گئی کہ عظمت کردار عطا ہو گئی - آپ کو خود اپنی ذات میں ایک عزت مل جائے گی کہ میں صاف گو انسان ہوں میں صاف کلام کرنے والا بچہ ہوں میرے کلام میں وقار ہے، عظمت ہے - اگر کسی میں یہ احساس پیدا ہو جائے تو بڑے مزہ کا احساس ہے - دوسری آنکھ اس سے بھی روشن تر - یعنی آپ کو رحمت باری کی آنکھ مل جائے گی - اللہ تعالیٰ کا فضل عطا ہو جائے گا تو اندھا کیا چاہے دو آنکھوں کا محاورہ اس سے زیادہ اور کس حالت پر صادق آ سکتا ہے -

دوسرے

سچ کو شعار بنائیں

حقیقت یہ ہے کہ سچائی کے بغیر کسی قوم کی تربیت ممکن نہیں - ہماری گلیوں میں، ہمارے گھروں میں بچے جھوٹ بولتے پھرتے ہیں - جھوٹے ڈراوے دیتے ہیں - جھوٹی کہانیاں سنتے ہیں جھوٹی کہانیاں سناتے ہیں - ایکسائٹڈ (EXCITE) کرنے کے لئے یعنی پھل کیا ہے کہ ایکسائٹڈ ہو گئے - ذرا تھوڑی دیر کے لئے ہاہا ہو گیا - اس نے کہا کہ جی فلاں ممانی گھر میں آ گئیں - بچے دوڑے دوڑے واپس آئے کہ او ہو میں تو مذاق کر رہا تھا - تم پاگل بن گئے - میں نے پاگل بنا دیا - حالانکہ وہ خود پاگل بن رہا ہوتا ہے - ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ (البقرہ آیت ۱۰)

لوگوں کو پاگل بنا رہے ہوتے ہیں - لیکن آپ پاگل بن رہے ہوتے ہیں - کہتے ہیں یہ بیوقوف لوگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں جو مومن ہیں اور سچ بولنے والے ہیں۔

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَآءُ وَلٰکِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ ۝

بچارے آپ بیوقوف ہیں۔ دوسروں کو کیا بیوقوف بنا سکتے ہیں۔ اُن کو پتہ نہیں کہ اصل قیمت کہاں ہے۔ کس چیز میں ہے۔ وہ سچائی میں ہے۔

پس

جھوٹے مذاق بھی نہ کریں

بالکل برداشت نہ کریں ہنسیں نہیں۔ کوئی بچہ جھوٹ بول کر مذاق اُڑاتا ہے تو اُسے کہیں کہ یہ تم نے کیا حرکت کی ہے۔ یہ کوئی مذاق ہے۔ یہ تو تم نے جھوٹ بولا ہے۔ گند کھایا ہے یعنی ہمیں لطف دینے کے لئے آپ گند کھالیا۔ نہ تمہیں لطف آیا نہ ہمیں لطف آیا۔ کبھی کسی نے یہ مذاق کیا ہے کہ مہمان آیا ہے اس کی خدمت کرنی ہے تو میں تھوڑا سا گند کھا لیتا ہوں مہمان بڑا خوش ہو جائے گا۔ جھوٹ پر منہ مارنا اور جھوٹ بول کر کسی کو ایکسائٹ کرنے کی کوشش کرنا بالکل ایسا ہی ہے کہ آپ گند کھا کر گویا اپنے خیال میں دوسرے کو لذت پہنچا رہے ہیں۔ اگر اس میں ذرا بھی عقل ہوگی تو وہ اس گند سے لذت حاصل نہیں کریگا گندہ ہی ہوگا تو لذت حاصل کریگا اس لئے یہ باتیں آپ کی شان کے خلاف ہیں۔ آپ نے بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ آپ نے ساری قوم کو سنبھالنا ہے۔ آپ اسلام کے خادم بھی ہیں اور ساتھ ہی قوم کے خادم بھی ہیں۔ اسلام وطن کی محبت بھی سکھاتا ہے۔

اس وقت ساری قوم جھوٹ کے پیچھے چل پڑی ہے۔ لوگ اتنا جھوٹ بول رہے ہیں۔ کہ اس کا کوئی حساب ہی باقی نہیں رہا۔ بے حساب جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ احمدیت کے متعلق ہی اندازہ کرلیں جو اخبارات میں خبریں شائع ہوتی رہی ہیں اُن میں بے حد جھوٹ بولا گیا اور آپ جانتے ہیں کہ کیا واقعات ہوئے ہیں جس طرح ماں نے دودھ پلایا ہو اور انسان سمجھے کہ یہ میرے لئے سب سے پاکیزہ غذا ہے اُس طرح ماں کے دودھ کی طرح جھوٹ کو اپنی غذا بنا لیا گیا ہے اور کوئی روکنے والا نہیں۔ کوئی ٹوکنے والا نہیں۔ کوئی سمجھانے والا نہیں کہ تم کیا کر رہے ہو۔ سب اسی میں لذت پاتے ہیں۔ ان بیچاروں کے مقدر میں یہی ہے۔ لیکن

ہم نے اِن کا مقدّر بدلنا ہے

ہم اس لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ اُن کے دُکھ دُور کریں۔ صرف اس بات پر راضی نہ ہوں کہ ہم سچے ہیں۔ اس بات پر دُکھ اُٹھائیں کہ یہ سچے کیوں نہیں ہیں۔ ان کے گند کی بھی تکلیف اُٹھائیں۔

اب یہ ایک فطرتی بات ہے۔ دیکھ لیں اگر کوئی گند کھا رہا ہو تو کیا آپ کو تکلیف نہیں پہنچتی؟ اگر آپ کی فطرت پاکیزہ ہے، سچی ہے تو آپ کے سامنے کوئی گند کھائے تو آپ کو کتنی کراہت آتی ہے۔ بعض بچے ناک گرتا ہے تو سانس کو اوپر کھینچ کر کھا ہی جاتے ہیں۔ دوسرے بچے کھانا کھا رہے ہوتے ہوں تو یہ دیکھ کر اُن کو اُلٹی آجاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ کیسی غلیظ حرکت کی ہے۔ کیسا گندا کام کیا ہے۔ انگلی سے ناک سے چوہے نکال رہے ہیں اور اسی طرح کھانا کھانے لگ جاتے ہیں اس سے آپ کو مزہ تو نہیں آتا۔ آپ کی بھوک تو نہیں تیز ہو جاتی۔ منہ میں پانی تو نہیں بھر آتا۔ آپ یہ تو نہیں کہتے کہ چلو کوئی بات نہیں میں تو اس طرح نہیں کر رہا ایسا بچہ پاس بھی بیٹھا ہوگا۔ تو آپ کا کھانا حرام ہو جائے گا۔ آپ کو تکلیف پہنچے گی۔

پس یہ ہے سچائی کے ساتھ سچا تعلق۔ جب قوم جھوٹی ہو رہی ہو اور آپ نے اس کو ٹھیک کرنا ہو تو ان کے دُکھ کو آپ حقیقتاً محسوس کرتے ہیں۔ جس گندگی میں وہ مبتلا ہوتے ہیں اس کی کراہت آپ کو زیادہ تلخ محسوس ہوتی ہے لیکن اُن کو تو کوئی احساس ہی نہیں ہوتا۔ اُن کو تو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے مقدر میں اُن کا دکھ اٹھانا بھی لکھا گیا ہے۔ اگر آپ ان کو صاف کریں گے تو گویا اپنا دُکھ دُور کریں گے۔

غرض آپ کا یہ اوّلین فرض ہے کہ

اپنے دل کو دکھوں سے بچائیں

چونکہ معاشرہ کا گند آپ کو دُکھ پہنچاتا ہے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اس گند کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے غیر از جماعت دوست بچوں کو بھی پاک تعلیم دیں۔ اُن کو کہیں ہم بھی جھوٹ نہیں بولتے تم بھی جھوٹ نہ بولو۔ اس میں کون سا اختلاف ہے۔ یہ تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے۔ ہم دونوں دعویدار ہیں کہ ہم اُن کے غلام ہیں۔ تم سمجھتے ہو کہ میں غیر مسلم ہوں تو بے شک سمجھتے رہو لیکن سچائی ہوں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی میں بہرحال میں ہی غلام ہوں۔ کیونکہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس لئے یہ جھوٹ چھوڑ دو۔ یہ مجھے بُرا لگتا ہے۔ میرا تو دل چاہتا ہے کہ سارے ہی سچے غلام بنیں۔

پس اپنے معاشرہ کو بھی صاف کریں۔ جب اس طرح سچ بولتے ہوئے اور سچ کی تعلیم دیتے ہوئے آپ بڑے ہوں گے تو

خادمانِ اسلام کی ایک عظیم الشان نسل

تیار ہو جائے گی۔ اس لئے بچپن سے پاک زبان اختیار کرنے والے۔ سچائی سے چمٹ رہنے والے۔ اپنی زبان اور اپنے دل کو سچائی کے نور سے بھر دینے والے ایسے باوفا بچے بن جائیں کہ جن کے معصوم دلوں میں اللہ کی محبت اُتر رہی ہو اور وہ اس سے وفا کر رہے ہوں۔ اس طرح جب مجاہدینِ اسلام کی ایک عظیم الشان نسل تیار ہو جائے گی تو انشاء اللہ تعالےٰ وہ ساری دنیا کی تقدیر کو بدل کر رکھ دے گی۔

یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن ان کے اندر بڑی عظمتیں ہیں۔ ان کو یاد رکھیں اور ان پر عمل کریں۔ اللہ تعالےٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (مرتبہ یوسف سلیم ملک ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)

اکنافِ عالم میں حق کی اشاعت کے لئے

محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز پر مخلصانہ لبیک

تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں وعدہ جات

مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب میڈیکل سٹور چنبڑ ضلع حیدر آباد سندھ	۱۰۰۰
" " مسعود احمد صاحب منیجر فارم ظفر آباد لوت کا " "	۵۰۰
" " عبد المجید صاحب نوانی کوٹ احمدیاں ضلع "	۵۰۰
" " محمود احمد صاحب ولد چوہدری رحیم بخش صاحب کوٹ غلام محمد جیمس آباد	۵۰۰
" ڈاکٹر جاوید احمد صاحب ویٹرنری ہسپتال عمر کوٹ سندھ	۵۰۰
" سیٹھ مجیب اللہ خان صاحب کنری پارک سندھ	۵۰۰
" محمد عاقل خان صاحب ولد مولوی نذر محمد خان صاحب پنشنر ربوہ	۵۰۰
" ڈاکٹر محمود احمد صاحب محمود آباد فارم کنری پاک سندھ	۵۲۰
" چوہدری عبد الرحمٰن صاحب " " "	۱۰۰۰
" بشیر احمد صاحب " " "	۵۰۰
" محمد شریف صاحب ارائیں " " "	۵۰۰
" نسیم احمد صاحب کریم نگر سندھ	۵۰۰
" اصغر علی صاحب ایڑو حیدر آباد سندھ	۱۰۰۰
" مرزا مختار احمد صاحب " " "	۵۰۰
" چوہدری محمد اکرم خان صاحب کاہلوں منیجر داؤد احمد معہ برادران حیدر آباد سندھ	۵۰۰
" چوہدری مبارک احمد صاحب کاہلوں منیجر بنک میرپور خاص سندھ	۵۲۵
" ڈاکٹر رشید احمد صاحب براستہ لوکوٹ سندھ	۱۷۶۶
" ڈاکٹر اختر حسین صاحب پھیرو چیچی سندھ	۵۰۰
مکرمہ بیگم صاحبہ " " " "	۵۰۰
مکرم چوہدری فضل کریم صدر جماعت " "	۱۰۵۵
" " احسان اللہ صاحب معہ افراد خاندان نبی سر روڈ سندھ	۵۲۰۰
" ڈاکٹر تصیر احمد صاحب نبی سر روڈ سندھ	۵۰۰
" چوہدری شریف احمد صاحب ولد علم الدین صاحب سنگی نبی سر روڈ سندھ	۵۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات از کشتی نوح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب کشتی نوح صفحہ ۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"سورۃ فاتحہ نری تعلیم ہی نہیں بلکہ اس میں ایک بڑی پیشگوئی بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا نے اپنی چاروں صفات ربوبیت، رحمانیت، رحیمیت، مالکیت یوم الدین یعنی اقتدار جزا سزا کا ذکر کر کے اور اپنی عام قدرت کا اظہار فرما کر پھر اس کے بعد کی آیتوں میں یہ دعا سکھلائی ہے کہ خدایا ایسا کر کہ گذشتہ راست باز نبیوں رسولوں کے ہم وارث ٹھہرائے جائیں ان کی راہ ہم پر کھولی جائے ان کی نعمتیں ہم کو دی جائیں خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اس قوم میں سے ہو جائیں جن پر دنیا میں ہی تیرا عذاب نازل ہوا۔ یعنی یہود جو حضرت عیسیٰ مسیح کے وقت میں تھی جو طاعون سے ہلاک کی گئی۔ خدایا ہمیں اس سے بچا کہ ہم اس قوم میں سے ہو جائیں جن کے شامل حال تیری ناراضگی نہ ہوئی اور وہ گمراہ ہو گئی۔ یعنی نصاریٰ۔ اس دعا میں یہ پیشگوئی مخفی ہے کہ بعض مسلمانوں میں سے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنے صدق و صفا کی وجہ سے پہلے نبیوں کے وارث ہو جائیں گے۔ اور نبوت اور رسالت کی نعمتیں پائیں گے۔ اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ یہودی صفت ہو جائیں گے جن پر دنیا میں ہی عذاب نازل ہوگا۔ اور بعض ایسے ہوں گے کہ وہ عیسائیت کا جامہ پہن لیں گے۔"

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے طلباء کیلئے ضروری اعلان

میٹرک کا امتحان پاس کرنے والے ایسے احمدی طلباء جو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کر کے اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو درخواستیں بھجوا دیں۔

قبل ازیں درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء مقرر کی گئی تھی لیکن امیدواران کی سہولت کے لئے اس میں ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء تک توسیع کر دی گئی ہے۔ اس کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

۲۔ جن امیدواران نے قبل ازیں درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ وہ اپنے نتیجہ امتحان میٹرک کی جلد اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو انشاء اللہ ۲۹ اگست ۱۹۸۳ء کو ہوگا۔ انٹرویو کے لئے صرف اُن امیدواران کو بلایا جائے گا۔ جن کی درخواستیں ۳۱ جولائی تک وکالت دیوان میں پہنچ جائیں گی۔

۴۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن اور میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہونا ضروری ہے۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

معاونین خصوصی تحریکِ جدید بیرونِ پاکستان

بیرون پاکستان سے مزید اطلاعات کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے تحریک جدید کے جہاد میں نمایاں وعدہ کر کے معاونین خصوصی کی صف میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال اور اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صفِ اوّل { ۱۔ نصیر عبید اللہ سرنیام۔ ۴۵ گلڈرز
۲۔ عبدالباقی ارشد صاحب لنڈن۔ ۳۵ پونڈ

صفِ دوم :۔ بشیر احمد اختر صاحب سیرالیون ۲۰۰ لیون

(وکیل المال (ثانی) تحریک جدید)

سالِ نو تحریک جدید کا پانچ نکاتی پروگرام

عہدیداران جماعت پر ایک اہم ذمہ داری

۱۔ گذشتہ سال کی نسبت وعدہ جات میں کم از کم پچاس فیصد اضافہ رونما کرنا۔

۲۔ زیادہ سے زیادہ مخیر حضرات کو معاونین خصوصی کی صف میں شامل کرنا۔

۳۔ ہر کمانے والے فرد سے سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ کا بیان فرمودہ معیاری وعدہ (ماہوار آمد کا پانچواں یا سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ) حاصل کرنا۔

۴۔ ذیلی تنظیموں (انصار، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات) کے جملہ افراد کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل کرنا۔ حتیٰ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات کے مطابق دفتر سوم کی تعداد چالیس ہزار سے تجاوز کر جائے۔

۵۔ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۳ء سے پہلے وصولی کو سو فیصد عمل میں لانا۔

براہ کرم جملہ جماعتیں یہ نکات پیش نظر رکھیں اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وقف جدید دفتر اطفال

ضروری التماس

سیکرٹریان جماعت ہائے احمدیہ براہ مہربانی اطفال و ناصرات اور بچگان کا چندہ مرکز سلسلہ ارسال کرتے ہوئے ساتھ "دفتر اطفال" ضرور لکھا کریں۔ تاکہ وہ چندہ "دفتر بالغان" میں ضم نہ ہو جائے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ ۳ جولائی ۱۹۸۳ء کو میرے والد صاحب مکرم رفیق صاحب شام چار بجے وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم پیدائشی احمدی تھے کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے میو ہسپتال لاہور میں دو تین ماہ زیر علاج رہے وہاں ان کا دوبارہ آپریشن ہوا جو کہ کامیاب نہ ہو سکا ان دنوں گھر ہی میں تھے۔ ۴ جولائی کو دس بجے نماز جنازہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضیاء الدین مبشر صاحب پڑھائی قبر تیار ہونے پر انہوں نے ہی دعا کروائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ (عابدہ رفیق بھڈال)

۲۔ خاکسار کی والدہ اماں کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۵ جون ۱۹۸۳ء کو اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ آمین (اعجاز احمد ولد محمد علی بہوڑو چک ۱۸ تحصیل و ضلع شیخوپورہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ عبید اللہ صاحب چک ۸۸ ضلع سرگودھا نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری فتح علی صاحب چک ۷۸ وفات پا گئے۔ قطعہ B-۵ ۱۱ دار العلوم وسطی مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ ورثاء مبشر احمد اور بشیر احمد ہیں جن کو میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء)

آمد والے ہر فرد کا نام بجٹ میں شامل ہونا ضروری ہے: ناظر بیت المال آمد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

رفیع سنز لمیٹڈ

(قائم شدہ ۱۹۷۵ء)

فورٹریس سٹیڈیم لاہور کینٹ فون نمبر ۳۷۲۴۹۳

مضاربت اور نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر سرمایہ کار احباب کو تعاون و اشتراک کی پیشکش

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رفیع سنز ایک نجی تعمیراتی اور تجارتی ادارہ ہے گذشتہ سالوں میں ہم اپنے جملہ منصوبوں کیلئے سرمایہ کی ضروریات قریب ترین حلقہ احباب سے ایک مقررہ اور گارنٹی شدہ شرح منافع کے عوض سرمایہ حاصل کرکے پوری کرتے رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء میں مقررہ شرح منافع کو سود قرار دے کر جماعت احمدیہ کو اس سے اجتناب کی ہدایت فرمائی ہے ہم نے حصول سرمایہ کے اس طریق کار کو ختم کردیا ہے۔ جو سرمایہ ہمارے پاس پرانی شرائط پر لگا ہوا تھا وہ یا تو واپس کردیا گیا ہے یا واپس کیا جارہا ہے۔

اپنے آئندہ منصوبوں کے لئے سرمایہ کی ضروریات کو خالص اسلامی طریق پر پورا کرنے کیلئے اب ہم احباب کو مضاربت اور نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر سرمایہ کاری کا موقع فراہم کرنے کی پیشکش کرتے ہیں۔

اس طریق کار میں ہمارے لئے ایسی تو کوئی گنجائش نہیں کہ ہم احباب کو پیشگی یقین دہانی کرا سکیں کہ اتنے سرمایہ پر اتنے فیصد سرمایہ حاصل ہوگا۔ لیکن اگر احباب محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر بظاہر محفوظ نظر آنے والے ذرائع منافع کو ترک کرکے نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر اپنا سرمایہ لگائیں گے اور نیت یہ ہوگی کہ تا دنیا سے سود مٹے اور صحیح اسلامی معیشت کے قیام کی بنیاد پڑے تو ہم اپنے خدا سے جو زمین و آسمان کے خزانوں کا خالق و مالک ہے بصد عجز و انکسار امیدوار ہیں کہ ایسے مخلصین انشاء اللہ دوسروں کے مقابلہ میں آخر الامر کبھی بھی خسارہ میں نہیں رہیں گے بلکہ برکت ہی برکت پائیں گے۔

شرائط تعاون:- ۱۔ ایک سرمایہ کاری یونٹ پچیس ہزار روپے کی ہوگی۔

۲۔ ایک فرد کیلئے زیادہ سے زیادہ سرمایہ لگانے کی حد دس یونٹ یعنی ۲½ لاکھ روپے ہوگی۔

۳۔ سرمایہ کم سے کم اٹھارہ ماہ (۱½ سال) کے لئے قبول کیا جائے گا۔ اس کے بعد جو سرمایہ کار دوست چاہیں مندرجہ ذیل مدت کا تحریری نوٹس دے کر اپنا روپیہ واپس لے سکتے ہیں یا اگر فرم چاہے تو وہ بھی اتنی ہی مدت کا نوٹس دے کر سرمایہ واپس کرسکتی ہے۔

ایک یونٹ کی واپسی کیلئے ۲ ماہ ۔ دو یونٹوں کی واپسی کیلئے ۴ ماہ

دو سے زیادہ یونٹوں کی واپسی کیلئے ۶ ماہ

۴۔ رفیع سنز لمیٹڈ کا مالی سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک مقرر کیا گیا ہے۔ ۳۱ دسمبر کو ختم ہونیوالے مالی سال کا حساب اگلے ماہ فروری میں مکمل ہوگا اور مارچ میں قابل تقسیم منافع احباب میں (سرمایہ کی مالیت اور مدت استعمال کے تناسب سے) حصہ رسدی تقسیم کردیا جائے گا۔

۵۔ استثنائی صورتوں میں متوقع منافع کا ایک حصہ بطور پیشگی سہ ماہی یا ششماہی بنیاد پر ادا کرنے کا انتظام کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے لئے انفرادی طور پر براہ راست گفت و شنید کے ذریعہ معاملات طے کرلئے جائیں۔ ایسی تمام ادائیگیاں علی الحساب ہوں گی اور سال کے اختتام پر نفع و نقصان کے حتمی حساب میں سے محسوب کرلی جائیں گی۔

درخواستوں کا طریق کار:- ۶۔ مندرجہ شرائط پر جو احباب سرمایہ کاری میں حصہ لینے کی پیشکش کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواست بنام رفیع سنز لمیٹڈ سادہ کاغذ پر حسب ذیل کوائف کے ساتھ تحریر کریں اور اپنے دستخطوں کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

- نام مع ولدیت
- ڈاک کا مکمل پتہ
- ٹیلیفون نمبر (اگر موجود ہو)
- شناختی کارڈ کا نمبر (فوٹو سٹیٹ کاپی منسلک کی جائے)
- مطلوبہ سرمایہ کاری یونٹوں کی تعداد (۱ تا ۱۰)
- کل رقم جس کا لگایا جانا مطلوب ہے
- مدت سرمایہ کاری (کم از کم ۱۸ ماہ)
- دستخط درخواست دہندہ

۷۔ درخواست کے ساتھ مطلوبہ سرمایہ کاری کی کل مالیت کا بینک ڈرافٹ بحق رفیع سنز لمیٹڈ (بحساب پچیس ہزار روپے فی یونٹ) یا نقدی کی صورت میں باخذ رسید داخل کرنا ضروری ہے جس کے بغیر پیشکش پر غور نہیں کیا جائے گا

۸۔ تمام درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بالمشافہ داخل کی جائیں گی۔

رفیع سنز لمیٹڈ ۔ فورٹریس سٹیڈیم ۔ لاہور کینٹ ۔

۹۔ جو احباب ڈاک کے ذریعہ اپنی درخواستیں بھیجنا چاہیں وہ بذریعہ رجسٹری بیمہ شدہ ڈاک کے ذریعہ ارسال فرمائیں۔

درخواستوں کی وصولی کی تاریخیں:- ۱۰۔ جملہ درخواستیں جو مندرجہ شرائط کے مطابق مکمل ہوں رفیع سنز لمیٹڈ لاہور کینٹ کے دفتر میں اوقات کار کے درمیان (یعنی ۹ بجے صبح تا ۴ بجے شام) ۹ جولائی سے ۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء تک وصول کی جائیں گی۔ جمعۃ المبارک اور مرکزی سرکاری چھٹیوں کے ایام اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

نوٹ:- اگرچہ رفیع سنز لمیٹڈ کلیۃً کاروباری ادارہ ہے۔ تاہم اگر کوئی دوست جماعتی رنگ میں تصدیق کے خواہشمند ہوں تو ہم سے رجوع کریں ان کی تشفی کردی جائے گی۔

خاکسار

محمد وقیع الزماں خاں بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) مینجنگ ڈائریکٹر

رفیع سنز لمیٹڈ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ درس القرآن

ہے۔ اس کے بعد الٓمٓ سے لے کر سورۂ لہب تک قرآن کریم کا مضمون مکمل ہو جاتا ہے اور آخری تین سورتوں میں سارے قرآن کریم کے مضمون کی دوہرائی کی گئی ہے۔ سورۂ نصر میں ایک عالمگیر غلبۂ اسلام کی خبر دی گئی ہے۔ اور سورۂ لہب میں اس راستے میں حائل ہونے والی عظیم مشکلات اور ان کے خاتمہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہاں پر یہ مضمون ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سورۂ اخلاص میں قرآن کریم کے مرکزی مضمون توحید کا ذکر ہے۔ حضور نے تفصیل کے ساتھ سورۂ اخلاص کی تفسیر بیان کی۔ اور اس کا سورۃ فلق سے یہ ربط بیان فرمایا کہ سورۂ اخلاص میں جس خدا تعالیٰ کے تصور کا ذکر ہے اس کی عظمت کا نقش دل پر جمنے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی اور الٰہ ہے ہی نہیں تو یہ تقدیر خیر و شر کیا ہے۔ اگر انسان خیر کل سے رابطہ جوڑتا ہے تو بدی کا وجود کیوں پیدا ہوتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بدی فی الواقعہ کوئی چیز نہیں بلکہ یہ خیر کی عدم موجودگی کا نام ہے۔ اس سورۃ میں اللہ نے روشنی کا ذکر کیا ہے اور تاریکی کوئی چیز نہیں بلکہ یہ روشنی سے محرومی کا نام ہے حضور نے شیطانی تعلق قائم کرنیوالی دو قوتوں سرمایہ داری اور اشتراکیت کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ اللہ نے ہر دو قوتوں سے بچنے کی دعا سکھلائی ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی پناہ میں آئے بغیر کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ اس کے بعد آخری سورۃ والناس اس مضمون کو مزید واضح کر دیتی ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ سارے فتنے جو انسان کے خلاف ہیں ایک وقت میں آکر اپنے خالق پر بھی حملے کرنے لگیں گے اور گویا (نعوذ باللہ) خدا سے اسکی خدائی چھیننے کی باتیں کرنے لگیں گے۔ ایسی قوتوں سے بچاؤ کیلئے اللہ نے سورۃ والناس میں دعا سکھلائی ہے اور انسان کو بتایا کہ اگر اپنے خدا سے تعلق توڑ لیا تو شر سے کیسے پناہ حاصل کرو گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ توحید کا دامن نہ چھوڑنا اس کے بغیر شر ہی شر ہے رات ہی رات ہے۔

آخر میں حضور نے نہایت پُرسوز رقت بھری دعا کروائی۔ مسجد مبارک پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ صحن سے باہر اور پلاٹوں میں بھی احباب و خواتین جمع تھے جو سب اس دعا میں شامل ہوئے۔ احباب کی گریہ وزاری اور آہ و بکا سے ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ دعا کے آخری الفاظ حضور ایدہ اللہ نے لاؤڈ سپیکر پر باآواز بلند کہے۔ احباب و خواتین درد اور رقت سے ساتھ ساتھ آمین کہتے رہے۔

افطاری سے چند منٹ قبل حضور آمین کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

سپاس تعزیت

۔مورخہ ۱۷ جون کو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم مولوی فاضل سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم کی اہلیہ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جو منشی عبدالغنی صاحب مرحوم آف دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور کی صاحبزادی تھیں اچانک گھر کا کام کاج کرتے ہوئے حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ کی خالہ اور میری بڑی بہو عزیزہ وسیمہ کی والدہ تھیں بہت نیک، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں سے متصف تھیں۔ مرحومہ کی دوسری بیٹی لجنہ اماء اللہ جہلم کی صدر ہیں۔ جہلم کی جماعت اور مرحوم کے دور و نزدیک کے رشتہ داروں نے کثیر تعداد میں جہلم پہنچ کر جنازہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس عطا کرے اور تعزیت میں شامل سب بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر دے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد میں سے دو لڑکے اور ایک بیٹی زیادہ دعاؤں کے مستحق ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا کفیل اور محافظ و مددگار ہو۔ آمین

(خواجہ عبدالغفار ڈار راولپنڈی)

تلاش گمشدہ

عزیزم مظفر احمد عرف پپو ابن ملک محمود احمد صاحب عمر ۱۴/۱۳ سال متعلم جماعت ہشتم فیڈرل ہائی سکول ڈیرہ اسمٰعیل خان ۲۷ جون سے لاپتہ ہے۔ عزیزم مظفر احمد پپو کا رنگ گندمی ہے اردو اور سرائیکی بولتا ہے۔ عزیزم موصوف اپنے گھر الہلال (۔بچہ دزچہ) سنٹر کمشنری بازار محلہ سنگراں ڈیرہ اسمٰعیل خان سے سودا سلف لانے کے لئے باہر نکلا۔ پھر واپس نہیں آیا۔ عزیزم موصوف کی بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز اگر وہ کہیں نظر آئے تو واپس پہنچانے میں تعاون کر کے ممنون فرمائیں

بشیر احمد ستوری معرفت ملک محمود احمد صاحب اعوان
الہلال سنٹر کمشنری بازار ڈیرہ اسمٰعیل خان

جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی نمایاں قربانی

تحریک جدید کے وعدے اڑھائی لاکھ روپے کے ہو گئے

کینیڈا کے امیر و مبلغ انچارج برادرم منیر الدین شمس صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مغربی کینیڈا کی جماعتوں کے جلسہ سالانہ میں تحریک کرنے سے مزید ۲۱ احباب کو معاونین خصوصی کی صف میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ نئے وعدے ملا کر کل وعدہ جات جماعت کینیڈا کی رقم ۲۴۲۳۲ ڈالر (جو قریباً ۲½ لاکھ روپے کے برابر ہیں) ہو گئی ہے۔ گزشتہ سال کے وعدوں سے یہ اڑھائی گنا سے بھی زیادہ ہے الحمد للہ۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ابتک ۴۶ احباب و خواتین صف اول میں اور ۲۰ صف دوم میں شامل ہو چکے ہیں ثم الحمد للہ

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے مال و جان اور اخلاص میں بے حد برکت ڈالے ان کی قربانیاں قبول فرمائے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے احمدی بچوں میں دینی معلومات کا شوق بڑھانے کے لئے ہر سال سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر ایک زبانی امتحان لیا جاتا ہے جس میں اول اور دوم آنے والے اطفال کو سند کامیابی کے ہمراہ دو صد چالیس روپے اور ایک صد بیس روپے کا انعام دیا جاتا ہے۔ اس سال بھی انشاء اللہ العزیز سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے موقعہ پر یہ امتحان ہوگا۔ قائدین مجالس اور ناظمین اطفال سے گزارش ہے کہ وہ بچوں کو ابھی سے تیاری شروع کروائیں اور ان کو اس مرکزی امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ نصاب حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ترجمہ نماز و اذان (۲) سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات زبانی یاد کرانا
(۳) آخری پارہ کی کم از کم دس سورتیں زبانی یاد کرنا۔
(۴) اسلام کے بنیادی عقائد (۵) جماعت احمدیہ کے امتیازی عقائد
(۶) خلافت ثالثہ کے دور میں جاری ہونے والی تحریکات کا خلاصہ
(۷) کلام محمود سے ۵ اشعار زبانی سنانا۔
(۸) جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب سرا ۔ صفحہ ۶
(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ الہامات مع ترجمہ
(۱۰) پانچ اسلامی ممالک اور اسلامی شہروں کا مختصر تعارف

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

میری بڑی بچی عزیزہ امۃ الحی ناصرہ صاحبہ کو شادی کے پانچ سال بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعا کی قبولیت کے معجزہ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ۳ مئی ۱۹۸۳ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "عالیہ رفعت" نام تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم عبدالجبار بٹ صاحب آف قلعہ کالر والہ کی پوتی ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(رفیع الدین بٹ امیر جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ)